

مستفتین و مستفسین کے اسماء
گرامی خود ان کی ہی مصلحت کے
پیش نظر مخدوم ہیں۔

دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

—: مجیب و مفتی —:

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الواحد زید محمدیم، مدرس نائب مفتی جامعہ مدنیہ

سوال: شیئرز (SHARES) یعنی حصص کے ذریعہ سرمایہ کاری کا نظام انتہائی عروج پر پہنچ چکا ہے اور اس دور میں تجارت کی سب سے زیادہ رائج اور مقبول صورت ہے اور عالمی پیمانہ پر اس میں عام ابتلا ہو گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ معلوم ہو کہ آیا شیئرز کی خرید و فروخت کی شرعاً کیا نوعیت ہے؟ اور کیا یہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جواب:

شیئرز کی حقیقت یہ ہے کہ اولاً تو یہ شرکتِ اموال ہے اور پھر عقداً جاہرہ ہے۔

شیئرز کی حقیقت

اس کی وضاحت یہ ہے کہ جب ایک کمپنی قائم کی جاتی ہے تو اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ابتداً چند سرمایہ کار (جو ترقی دینے والے حصہ دار کلاتے ہیں) ایک سیکم مرتب کر کے اور قواعد و ضوابط متعین کر کے متعلقہ سرکاری محکمہ سے اپنی رجسٹریشن کراتے ہیں۔ اسی طرح کسی مقبر بنیک سے یہ ضمانت حاصل کی جاتی ہے کہ اگر پیش کردہ حصص پر سرمایہ فراہم نہ ہو سکے تو بنیک اتنے اتنے حصے خریدنے کو تیار ہے۔ رجسٹریشن کے بعد اشتہار کے ذریعے کمپنی میں بذریعہ شیئرز (حصص) شرکت کی کھلی اور عمومی پیشکش کی جاتی ہے۔ کبھی پہلے سے موجود کمپنی بھی اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے لیے عوام کو سرمایہ کاری کے لیے کھلی پیشکش کرتی ہے۔ خواہشمند لوگ اپنی اپنی قوت اور نشا کے مطابق حصے کم یا زیادہ خریدتے ہیں۔ اس طرح سے حصص کے خریداروں اور ابتدائی سرمایہ کاری کرتے والوں کا سرمایہ مل کر مشترک ہو جاتا ہے یہ شرکتِ اموال کی صورت بن جاتی ہے۔ ابتداء میں بظاہر تو یہ حصص کی خرید ہوتی ہے، لیکن درحقیقت یہ مختلف لوگوں کا اپنے سرمایہ کو اکٹھا کرنے کی صورت ہے۔

یہ سرمایہ جو شیئرز کی خرید کی صورت میں مہیا کیا جاتا ہے اس لیے کیا جاتا ہے کہ کمپنی کے ڈائریکٹران

وغیرہ اس سرمایہ میں کاروبار کریں۔ کمپنی کے ڈائریکٹران اس کام پر اجرت وصول کرتے ہیں جو کمپنی کے اخراجات کی مد میں شمار ہوتی ہے۔ تمام اخراجات نکال کر جو نفع ہوتا ہے وہ شیلٹرز ہولڈرز (یعنی اصحابِ حصص) پر ان کے سرمایہ کے تناسب تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ کیا جاتا ہے کہ سرمایہ کو مثلاً دس دس روپے کے حصص کی صورت میں لیا جاتا ہے اور نفع کو کل حصص میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ کمپنی کے ڈائریکٹران اپنی محنت کی اجرت وصول کرتے ہیں اور اپنے سرمایہ پر فی حصہ نفع میں دوسرے حصہ داروں کے ساتھ مساوی طور پر شریک ہوتے ہیں، لہذا یہ شرعاً اجارہ (یعنی ہر اجرت پر کام کرنے) کی صورت ہے۔ اور اگرچہ عرف عام میں اس کو شرکت کہا جاتا ہے۔ لیکن شرعی نقطہ نظر سے یہ معاملہ شرکت کا نہیں ہے، بلکہ اجارہ کا ہے۔

(۵) وہ کمپنیاں جو بالفرض کسی دینی دین میں ملوث نہ ہوں شیلٹرز

شیلٹرز کی خرید و فروخت کا شرعی حکم

خرید کر ان میں حصہ دار بننے کے جواز میں جو ایک مانع ہے وہ یہ ہے کہ ڈائریکٹران وغیرہ کی اجرتیں مجہول ہوتی ہیں یعنی معاملہ کرتے ہوئے علم نہیں ہوتا کہ وہ کتنی اجرت وصول کریں گے۔ اس میں شک نہیں کہ ان کی بنیادی تنخواہیں معین ہوتی ہیں، لیکن ان کے بھتوں اور ALLOWANCES کی مقدار پہلے سے متعین نہیں ہوتی، چونکہ یہ الاؤنس بھی درحقیقت ان کی اجرت و تنخواہ ہی میں شامل ہیں لہذا ان کی مقدار کے مجہول اور نامعلوم رہنے سے کل تنخواہ و اجرت مجہول رہ جاتی ہے اور یہ بات اجارہ کے میج ہونے کے منافی ہے۔ یہ حالت یسیرہ بھی نہیں ہوتی یعنی اتنی معمولی بھی نہیں ہوتی کہ اس کو نظر انداز کیا جاسکے، کیونکہ ALL-OWANCES کے نام پر تنخواہ سے بھی کہیں زیادہ فائدے اٹھائے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک کمپنی کے سالانہ رپورٹ میں ہمیں یہ ملتا ہے کہ اس کے CHIEF EXECUTIVE (چیف ایگزیکٹو) کی ۱۹۹۲ء کے سال کی تنخواہ تین لاکھ تیس ہزار روپے تھی، جبکہ بھتوں اور الاؤنس کی صورت میں اس نے ساڑھے چار لاکھ سے زیادہ کے فوائد حاصل کیے۔ نیز کمپنی کی جانب سے کار بھی مہیا کی گئی (نہ جانے ایک ہی تھی یا زائد تھیں) جس کے تمام اخراجات کمپنی کے ذمے تھے۔ علاوہ انیس FREE FURNISHED ACCOMODATION یعنی آرائش شدہ رہائش بھی مفت مہیا کی گئی۔ یہ خرچے کمپنی کے دیگر اخراجات میں شامل کر کے دکھائے گئے ہوں

اس طرح ایک اور کمپنی کے دو ڈائریکٹروں نے ۱۹۹۳ء کے سال میں رہائشی الاؤنس اناسی ہزار (۷۹۰۰۰/-) وصول کیا جبکہ ۱۹۹۴ء میں انہوں نے اس میں دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ وصول کیا۔
غرض چونکہ ان ڈائریکٹران وغیرہ کی کل اجرت مجہول و نامعلوم ہوتی ہے، لہذا یہ اجارہ فاسد ہے اور اس سے اجتناب ضروری ہوتا ہے۔

(ب) وہ کمپنیاں جو سودی لین دین میں ملوث ہوں اور غالباً سب ہی اس میں ملوث ہیں شیئرز خرید کر ان میں حصہ دار بننے کے حوازیں مذکورہ بالا مانع کے علاوہ ایک اور مانع بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ عقد اجارہ جو کہ کمپنی کے ڈائریکٹران اور شیئرز ہولڈر کے درمیان طے پاتا ہے۔ اس میں ایک شرط فاسد بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ کمپنی کے ڈائریکٹران کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کمپنی کے BEHALF پر قرضہ لے سکتے ہیں اور اس پر سود کی ادائیگی کر سکتے ہیں۔ یہ بات جو کہ ڈائریکٹران کے اختیارات کے بیان میں اور کمپنی کے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن MEMORANDUM OF ASSOCIATION میں مذکور ہوتی ہے لہذا جب کوئی شخص کمپنی کے شیئرز ابتداء میں یا بعد خریدتا ہے تو وہ اس شرط کو تسلیم کرتے ہوئے خریدتا ہے اور چونکہ یہ شرط متفقاً عقد کے خلاف ہے لہذا فاسد ہے جس سے عقد اجارہ فاسد ہوا۔
ایک کمپنی کے ڈائریکٹران کے بیان میں اس طرح درج ہے:

THE DIRECTORS ARE EMPOWERED BY THE COMPANY'S ARTICLES OF ASSOCIATION TO BORROW OR RAISE MONEY OR SECURE PAYMENT OR ANY SUM OR SUMS OF MONEYS FOR THE PURPOSE OF THE COMPANY'S BUSINESS....

اس طرح ایک کمپنی کے میمورنڈم میں یوں درج ہے:

TO BORROW MONEY FROM TIME TO TIME REQUIRED FOR ANY OF THE PURPOSE OF THE COMPANY BY RECEIVING ADVANCES OR ANY SUM OR SUMS OF MONEY WITH OR WITHOUT SECURITY UPON SUCH TERMS AS THE DIRECTORS MAY DEEM EXPEDIENT-----

TO ISSUE OR GUARANTEE THE ISSUE OF OR THE PAYMENT
OF INTEREST ON THE SHARES, DEBENTURES, DEBENTURE ST-
OCK OR OTHER SECURITY OR OBLIGATION OF THIS COMPANY--

اس شرط فاسد کا بیان یہ ہے کہ ڈائریکٹران جب کوئی قرض لیتے ہیں تو وہ اپنے نام پر نہیں لیتے، بلکہ کمپنی کے نام پر لیتے ہیں اور اس کی واپسی اور اس پر سود کی ادائیگی کی ذمہ دار کمپنی ہوتی ہے، لہذا وہ قرض کمپنی میں سرمایہ کاری کرنے والے تمام افراد (یعنی ڈائریکٹران اور شیئرز ہولڈرز وغیرہ) پر ان کے سرمایہ کے تناسب سے تقسیم ہو جاتا ہے۔ اب ہر سرمایہ کار اپنے سرمایہ (یا عدد حصص) کے بقدر قرضہ کی واپسی اور اس پر سود کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر کمپنی کو نقصان ہو تو قرضہ کی واپسی اور سود کی ادائیگی شیئرز ہولڈرز کے اصل سرمایہ میں سے کی جاتی ہے۔ اور اگر کمپنی کو نفع ہو تو شیئرز ہولڈرز کو ہونے والے نفع سے اس کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل فسادِ عقد سے متعلق تھی اس کے علاوہ بھی دو اور مفاسد ہیں۔
اول : کمپنی جو سود کی ادائیگی کرے گی، کیونکہ وہ شیئرز ہولڈرز کی جانب

مزید دو مفاسد

سے ہوگی، لہذا سود دینے کی معصیت بھی لازم آئے گی۔

دوم : اگر کوئی شیئرز ہولڈرز یہ چاہے کہ ان خرابیوں سے بچنے کے لیے اپنے حصص واپس کر دے تو وہ کمپنی کو حصص واپس نہیں کر سکتا۔ یعنی دوسرے لفظوں میں اپنا عقد اجارہ کمپنی سے ختم نہیں کر سکتا، بلکہ اس کے پاس فقط ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ وہ اپنے حصص کسی اور کے ہاتھ فروخت کرے اور وہ خریدار کمپنی کے ڈائریکٹران کے ساتھ فسادِ اجارہ کرے۔ گویا معصیت سے نکلنے کی بس یہی صورت ہے کہ کسی دوسرے کو اس معصیت میں مبتلا کر دے۔

بعض حضرات نے (۱) نہی قائم ہونے والی کمپنی کے شیئرز کو صرف ایک شرط کے ساتھ خریدنا جائز قرار دیا ہے کہ وہ کمپنی کوئی حرام کاروبار

ایک وضاحت

شروع نہ کر رہی ہو۔

(۱) اسٹاک مارکیٹ سے رائج کمپنیوں کے شیئرز کی خرید و فروخت کو چار شرطوں کے ساتھ جائز

لکھا ہے:

(۱) کمپنی حرام کاروبار نہ کر رہی ہو۔ مثلاً وہ سودی بینک نہ ہو۔ سود و قمار پر مبنی انٹرنیشنل کمپنی نہ ہو شراب

یاد دوسرے حرام مال کا کاروبار کرنے والی نہ ہو وغیرہ۔

۲۔ کمپنی تمام اثاثے اور املاک صرف نقد رقم کی شکل میں نہ ہو، بلکہ کمپنی نے کچھ فلکسڈ اثاثے حاصل کر لیے ہوں مثلاً بلڈنگ بنالی ہو یا زمین خرید لی ہو۔

۳۔ اگر کمپنی سودی لین دین کرتی ہو تو اس کی سالانہ میٹنگ میں اس کے خلاف آواز اٹھائی جائے۔

۴۔ جب منافع تقسیم ہوا تو نفع کا جتنا حصہ سودی ڈپازٹ سے حاصل ہوا ہو اس کو صدقہ کر دے۔ ہم کہتے ہیں کہ جس شرط فاسد اور جن مناسد کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں ان کی موجودگی میں بعض حضرات کی ذکر کردہ ان شرائط سے بے وفاسد ختم ہوتا ہے اور نہ ہی جواز حاصل ہوتا ہے، کیونکہ جب شیلٹر ہولڈر نے حصص خرید کر شرط فاسد کے ساتھ عقد اجارہ کیا تو وہ اجارہ فاسد ہو گیا۔ جائز شرائط کے ساتھ ایک بھی ناجائز شرط مل جائے تو اس سے عقد اجارہ فاسد ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں باقی دو خرابیاں بھی لعینتہ موجود ہیں۔

جہاں تک اسٹاک مارکیٹ سے رائج کمپنیوں کے شیلٹرز کی خرید و فروخت سے متعلق تیسری شرط کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ عقد اجارہ تو شرط فاسد کی وجہ سے پہلے ہی فاسد ہو چکا اب محض اس کے خلاف آواز اٹھانے سے اوریوں کہنے سے کہ ہم سودی لین دین کو درست نہیں سمجھتے، سودی لین دین پر راضی نہیں ہیں اس لیے اس کو بند کیا جائے۔ فساد ختم نہیں ہو جائے گا۔

علاوہ ازیں کسی کام کی شرائط تو اس کام (مشروط) پر مقدم ہوتی ہیں۔ ان بعض حضرات نے جواز ششراہ (خرید کے جواز) کو مشروط اور آواز اٹھانے کو شرط قرار دیا ہے۔ خرید حصص جائز ہونے کے لیے شرط ہے کہ آواز اٹھائی جائے، اور چونکہ شرط مشروط سے مقدم ہوتی ہے، لہذا ضروری ہے کہ خرید سے پہلے آواز اٹھائی جائے ورنہ خرید جائز نہ ہوگی اور پہلے آواز اٹھانی نہیں جاسکتی، کیونکہ حصص کی خرید سے پہلے سالانہ اجلاس عام ہیں شمولیت اور احتجاج کرنے کی اجازت ہی حاصل نہ ہوگی اور خرید کے بعد احتجاج کرے تو خرید کے ساتھ جو اجارہ ہوا وہ شرط فاسد کی بنا پر فاسد ہو ہی چکا اور اجارہ فاسد کے بعد محض آواز اٹھانے سے جبکہ شرط فاسد بدستور قائم رہے فساد ختم نہیں ہوگا اور یہ آواز اٹھانا عقد فاسد کے اعتبار سے محض بے فائدہ ہوگا۔ ہاں اگر پہلے سے یہ شرط نہ ہوتی یعنی میمورنڈم میں یہ بات مذکور نہ ہوتی تو البتہ آواز اٹھانے کا فائدہ ہو سکتا تھا۔ حاصل یہ ہے کہ شیلٹرز کی خرید خواہ نہی قائم ہونے والی کمپنی کے ہوں یا چالو کمپنی کے ہوں ناجائز ہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم